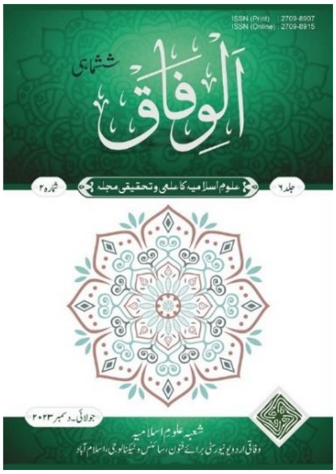

Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies
Volume 6, Issue 2 (June - December 2023)
eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907
Journal DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq
Issue Doi: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2
Home Page: https://alwifaqjournal.com/
Journal QR Code:

Article

اسلامی معاشروں پر سوشل میڈیا کے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Impact of Social-Media on Islamic Societies

Authors

[1] Farhat Naseem Alvi
[1] Abdul Mannan

Affiliations

[1] University of Sargodha, Sargodha.

Published

31 December 2023

Article DOI

https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2.u3

QR Code

Citation

Farhat Naseem and Abdul Mannan, "اسلامی معاشروں پر سوشل میڈیا کے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ An Analytical Study of the Impact of Social-Media on Islamic Societies" *Al-Wifaq*, no. 6.2 (December 2023): 27–48, https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2.u3.

Copyright Information:

An Analytical Study of the Impact of Social-Media on Islamic Societies © 2023 by Farhat Naseem Alvi and Abdul Mannan is licensed under CC BY 4.0

Publisher Information:

Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science & Technology, Islamabad, Pakistan.

Indexing

Islamic Research Index
ASIAN Research Index
HJRS HEC Journal Recognition System
Crossref
INTERNATIONAL Scientific Indexing
Academic Resource Index ResearchBib

اسلامی معاشروں پر سوشل میڈیا کے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Impact of Social-Media on Islamic Societies

ڈاکٹر فرحت نسیم علوی

چیئرپرسن، شعبہ علومِ اسلامیہ، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا

ڈاکٹر عبدالمنان

پی ایچ ڈی علومِ اسلامیہ، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا

ABSTRACT

Social media has connected people having various cultures with each other at the global level. It is an exquisite source of social interaction and instant information. The significant role of social media in the contemporary world cannot be denied. It has connected people having various cultures with each other at the global level. It is an exquisite source of social interaction and instant information. The significant role of social media in the contemporary world cannot be denied. It has emerged as a transformative force in the modern age, reshaping various aspects of society, communication, interconnection, and individual behaviour. It can play a key role in the development of any society in the contemporary world. Many benefits can be achieved in a short period by proper and positive use of it. But, on the other side, social media is also a source of false information, character assassination and propaganda. If it is used correctly and positively, a lot of benefits can be obtained in a very short time, but it has become an easy and instant source of misinformation, character assassination, obscenity and nudity, social evils, Islamophobia, Atheism and Western culture in societies. It has brought about radical changes in the patterns of social interactions in Islamic societies. Nowadays, the negative impact of social media on Islamic societies has become a challenge for the Muslim Ummah. The negative impact of social media on the Muslim young generation is a major issue in Muslim society. A new generation of our society is misusing social media. Character assassination of any person has become common by sharing edited pictures and videos on social media in recent times. Islam provides a code of conduct for the excessive use of social media and prevents its negative use. This research article presents a comprehensive analysis of the impact of social media on Muslim societies.

KEY WORDS:

Islam, social-media, Society, Pluralism, Globalization, Role, Impact.

جدید دور میں ساری دنیا ایک عالمی گاؤں کا منظر پیش کر رہی ہے۔ دنیا بھر سے مختلف ثقافتوں سے منسلک لوگ سوشل میڈیا کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ عصر حاضر میں معاشروں میں سوشل میڈیا کے بنیادی کردار و اثرات سے انکار نا ممکن ہے۔ڈیجیٹلائزیشن (Digitalization) کے معاصر دور میں سوشل نیٹ ورک ایک تبدیلی کی قوت کے طور پر ابھرا ہے، جس نے مختلف چیزوں کو نئی جہت دی ہے۔اگر سوشل نیٹ ورکنگ (Social Networking) کا صحیح اور مثبت استعمال کیا جائے تو انتہائی قلیل وقت میں بہت زیادہ فائدے حاصل کیے جا سکتے ہیں لیکن افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ موجودہ سوشل میڈیا اسلامی معاشروں میں کردار کشی، دل آزاری، غلط بیانی، فحاشی و عریانی، معاشرتی برائیوں اور مغربی ثقافت، اسلاموفوبیا، الحاد کا فتنہ پھیلانے کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔دور حاضر میں اسلامی معاشروں پر سوشل میڈیا کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں جو امتِ مسلمہ کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔اسلام سوشل میڈیا کے مثبت و تعمیری استعمال کا جامع ضابطہ اخلاق پیش کرتا ہے۔زیر نظر تحقیقی کام تعلیماتِ اسلامی معاشروں پر موجودہ سوشل میڈیا کے اثرات اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کی اصلاح کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ

موجودہ دور میں میڈیا کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے اس موضوع پر بہت سارے محققین و مصنفین نے تحقیقی کام کیا ہے۔سید عبید السلام زینی کی کتاب "اسلامی صحافت" ایک اہم کتاب ہے جو 1988ء میں ادارہ معارف اسلامی منصورہ لاہور سے شائع ہوئی۔اس کتاب میں صحافت (میڈیا) کے مقاصد، اور اسلامی اصول و آداب بیان کیے گئے ہیں۔خاتون مقالہ نگار فائزہ شریف نے تحقیقی مقالہ ایم فل اسلامیات بعنوان "مغرب کی تہذیبی و ثقافتی یلغار۔ذرائع ابلاغ کا کردار" (2004ء) پنجاب یونیورسٹی میں تحریر کیا۔ جس میں اسلامی معاشروں پر مغربی ثقافت کے اثرات میں میڈیا کا کردار واضح کیا گیا ہے۔ مولانا نذر الحفیظ ندوی کی کتاب "سیکولر میڈیا کا شر انگیز کردار" میں گلوبل میڈیا پر یہودیوں کی اجارہ داری اور اثر و رسوخ کی تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔اس میں مصنف موصوف نے ٹھوس دلائل کے ساتھ مغربی میڈیا کے مقاصد و اہداف بے نقاب کئے ہیں۔"میڈیا، اسلام اور ہم" ایک مفید اور معلومات افزا کتاب ہے جس میں صاحبِ کتاب ڈاکٹر سید محمد انور نے دورِ جدید کے تناظر میں اسلام کا نظریہ ابلاغ پیش کیا ہے۔2010ء میں شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی میں ایم فل کا مقالہ "معاشرتی اقدار پر ذرائع ابلاغ کے اثرات" پیش کیا گیا۔2013ء مقالہ نگار عبد المنان نے جامعہ سرگودھا میں "نائن الیون کے بعد عالم اسلام پر مغربی ذرائع ابلاغ کی تہذیبی و ثقافتی یلغار۔ایک تحقیقی جائزہ" ایم فل کا تحقیقی مقالہ تحریر کیا، جس میں مغربی میڈیا کے دوہرے معیارات، اسلاموفوبیا اور تہذیبی تصادم (Clash of Civilizatins) کا تجزیاتی و تنقیدی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ معروف نوجوان محقق ڈاکٹر ریاض سعید نے ڈاکٹریٹ کے تحقیقی مقالے "آزادی اظہار رائے: اسلامی اور جدید مغربی فکر کا تقابلی مطالعہ" میں آزادی اظہار رائے کے بارے میں مغربی اور اسلامی فلسفہ کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر سید

عبدالمالک آغا نے "اسلام اور جدید میڈیا" (القلم دسمبر 2014ء) میں عصر حاضر میں اسلامی میڈیا کے ماخذ و مصادر اور ذمہ داریوں پر اسلامی نقطہ نظر پیش کیا ہے۔ مقالہ نگار ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ اور ڈاکٹر ریاض سعید نے ریسرچ آرٹیکل " Principles of Mass Media: An Analysis of PEMRA`s Principles about Social and Religious Values in the light of Islamic Teachings"[1] میں پیمرا (PEMRA) کی سماجی و اسلامی شقوں کا تنقیدی تجزیہ پیش کیا ہے۔ ریسرچ آرٹیکل " اولاد کی تربیت میں سوشل میڈیا کا کردار اسباب و اثرات کے تناظر میں جائزہ " میں خاتون مقالہ نگار سمیہ یوسف اور ڈاکٹر مہربان باروی نے تحریر کیا ہے جو ریسرچ جرنل "اسلامک سائنسز (4:1) 2021ء میں شائع ہوا ہے۔ ریسرچ آرٹیکل "سوشل میڈیا پر ہتک انسانی کا بڑھتا ہوا رجحان: اسباب اور تدارک اسلامی تعلیمات کے تناظر میں "ڈاکٹر شاہد امین اور ڈاکٹر گلزار علی کا آرٹیکل ہے جو ریسرچ جرنل Journal of Islamic & Religious Studies شمارہ 1 جلد 6 جنوری–جون 2021 میں چھپا۔ جس میں سوشل میڈیا کے منفی پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ 2023ء میں Azzaakiyyah کا آرٹیکل بعنوان[2] "The Impact of Social Media Use on Social Interaction in Contemporary Society" شائع ہوا جو عصر حاضر میں سوشل میڈیا کی اہمیت و افادیت اور معاصر معاشروں پر اس کے اثرات اجاگر کرتا ہے۔

متذکورہ بالا تالیفات اور تحقیقی مقالات کے علاوہ میڈیا اور سوشل میڈیا کے موضوع پر مارکیٹ اور انٹرنیٹ پر کتبِ کثیرہ اور مضامین دستیاب ہیں۔ تاہم موجودہ دور میں سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اور اس کے اسلامی معاشروں پر اثرات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے "اسلامی معاشروں پر سوشل میڈیا کے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ" کا موضوع لیا گیا ہے۔

منہج تحقیق

زیر نظر تحقیقی مقالہ میں تجزیاتی تحقیقی طریقہ کار (Analytical Research Methodology) اپنایا گیا ہے۔ سوشل میڈیا سے متعلقہ بنیادی مصادر و مراجع سے استفادہ کیا گیا ہے۔ البتہ کچھ مقامات پر ثانوی مصادر کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ تازہ ترین معلومات و مواد کے لئے انٹرنیٹ، آن لائن انسائیکلوپیڈیاز، اور آن لائن لائبریوں کا بھرپور استعمال کیا گیا ہے۔ تحقیقی مواد کے لئے سیرت سٹڈی سنٹر سیالکوٹ، سرگودھا یونیورسٹی لائبریری، علامہ اقبال لائبریری پیرس روڈ سیالکوٹ کو وزٹ کیا گیا ہے۔ معاشروں پر سوشل میڈیا کے اثرات اور عصر حاضر میں اس کا کردار واضح کرنے لئے چارٹس

---

1. Dr Riaz Ahmad Saeed and Abdul Mannan, “Principles of Mass Media: An Analysis of PEMRA`s Principles about Social and Religious Values in the Light of Islamic Teachings,” *The Islamic Culture, Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi.* 43 (2020), https://doi.org/https://doi.org/10.46568/tis.v43i43.671.
2. Hizbul Khootimah Azzaakiyyah, “The Impact of Social Media Use on Social Interaction in Contemporary Society,” *Technology and Society Perspectives (TACIT)* 1, no. 1 (August 31, 2023): 1–9, https://doi.org/10.61100/tacit.v1i1.33.

بنائے گئے ہیں۔ پیش نظر مقالہ میں آیاتِ قرآنی کے لئے مولانا فتح محمد جالندھری کا اردو ترجمہ قرآن منتخب کیا گیا ہے۔

سوشل میڈیا اور گلوبلائزیشن

سوشل میڈیا ابلاغ عامہ (Mass Communication) کی جدید ترین شکل ہے۔ موجودہ دور گلوبلائزیشن کا دور کہلاتا ہے، دنیا کو گلوبلائز کرنے میں سوشل میڈیا کردار سب سے زیادہ اہم ہے۔ عالمی گاؤں (Global Village) کی اصطلاح عام ہو چکی ہے جسے مارشل میک لوہان Marshall McLuhan نے سب سے پہلے متعارف کروایا۔[3] سوشل میڈیا سے مراد سماجی روابط کی سہولت فراہم کرنے والے آن لائن سماجی ذرائع ہیں۔ جن کی مدد سے دنیا بھر سے انٹرنیٹ سے منسلک (ڈیجیٹل افراد) کی بڑی تعداد کے مابین سماجی روابط قائم ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعے لوگ مختلف ایپلی کیشنز استعمال کرتے ہوئے معلومات، خیالات، پیغامات اور ویڈیو پیغام ایک دوسرے سے شئیر کرتے ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> "Social media, communications on the Internet through which users share information, ideas, personal messages, and other content (such as videos). Social networking and social media are overlapping concepts, but social networking is usually understood as users building communities among themselves while social media is more about using social networking sites and related platforms to build an audience."[4]

سوشل میڈیا نے جدید نسلِ انسانی کو نئی معرفتوں سے نوازا ہے۔ دور حاضر کی تمام تر علمی ترقی و خوشحالی، سائنسی ایجادات اور علمی تحقیقات کا ادراک انہی وسائل و ذرائع سے ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا نے معاشرہ میں معلومات اور آگہی میں بے پناہ اضافہ کیا ہے۔[5] دورِ جدید میں سوشل میڈیا نے دنیا کے فاصلوں کو سمیٹ کر گلوبل ویلج (GlobalVillage) بنا دیا ہے۔

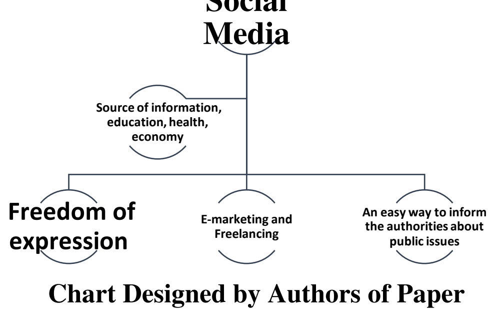

Chart Designed by Authors of Paper

3. Marshall McLuhan and Bruce R. Powers, *The Global Village Transformations in World Life and Media in the 21st Century* (New York: Oxford University Press, 1989).
4. Erik Gregersen, "Social Media," *Britannica*, 2023, https://www.britannica.com/topic/social-media.

5۔ ڈاکٹر خالد علوی، اسلام کا معاشرتی نظام (لاہور: الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، 2005)، 404.

مذکورہ بالا چارٹ سے کسی بھی سوسائٹی میں سوشل میڈیا کی معاشی و سماجی حیثیت واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ سماجی میڈیا کی بدولت دورِ حاضر میں ہر قسم کی معلومات کی شئیرنگ انتہائی سہل اور آسان ہو چکی ہے۔ موجودہ دور کو سوشل میڈیا کا زمانہ کہا جاسکتا ہے۔ سوشل میڈیا عوام کے درمیان رابطے کا اہم ذریعہ بن چکا ہے۔ قدیم ادوار میں پیغامات و معلومات دوسروں تک پہنچانے میں کافی وقت صرف ہوتا تھا۔ میڈیا ٹیکناجی میں انٹرنیٹ کی ایجاد نے انقلاب برپا کردیا اور دنیا ایک عالمی گاؤں (Global Village) کی صورت اختیار کر گئی۔

جدید سوشل میڈیا آزادیِ اظہار رائے کا آسان ذریعہ ہے۔ فلاسفر اسٹورٹ مل (John Stuart Mill) کے مطابق معاشرتی ترقی کا واحد راستہ یہ ہے کہ انسانوں کو آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے دیا جائے۔

Baum لکھتا ہے:

> "Mill contends that the fullest publicity and freedom of discussion is essential for all citizens to in political freedom."[6]

یو این او کا حقوقِ انسانی کا عالمی منشور Universal Declaration of Human Rights(UDHR) تیار کیا۔ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے (UDHR) کے مطابق ہر ایک کو اپنی رائے کے اظہار کی آزادی کا حق حاصل ہے، اس حق میں کسی مداخلت کے بغیر رائے قائم کرنے اور کسی بھی میڈیا کے ذریعے سے اور کسی بھی سرحد سے قطع نظر معلومات کے اظہار کی آزادی شامل ہے۔ UDHR کا آرٹیکل 19 بتاتا ہے:

> "Freedom of expression is a fundamental human right, enshrined in article 19 of the Universal Declaration of Human Rights. However, there are governments and individuals in positions of power around the globe that threaten this right. A number of freedoms fall under the category of freedom of expression. Freedom of the media is under attack in many places because of its essential role in ensuring transparency and accountability for public and governmental authorities." [7]

آزادیِ اظہار رائے ایک متنوّع سماج کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے معاشرے میں ہم آہنگی، امن و امان اور اخوت، بھائی چارہ، رواداری کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ دنیا بھر میں امن و ہم آہنگی کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے ہر سال 21 ستمبر کو عالمی یومِ امن منایا جاتا ہے۔ آزادیِ اظہار معاشرتی برائیوں سے نجات پانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ کسی بھی معاشرتی برائی کا خاتمہ اس وقت تک نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ لوگ اس کے خلاف بات نہ کریں۔ امن اور باہمی ہم آہنگی

6. Bruce Baum, "Freedom, Power and Public Option: J.S. Mill on the Public Sphere," *History of Political Thought* 22, no. 3 (2001): 501–24, http://www.jstor.org/stable/26219800.
7. "Freedom of Expression and Opinion," n.d., https://www.ohchr.org/en/topic/freedom-expression-and-opinion.

سے معاشرے کے ہر فرد پر مثبت و تعمیری اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سوشل میڈیا کا مثبت استعمال اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

سوشل میڈیا اور تکثیریت

لوگ انتہائی آسانی اور سہولت سے سوشل میڈیا کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطے میں ہیں اور پوری دنیا ایک ہی گلوبل تکثیری معاشرہ (Global Plurlistic Society) کی شکل پیش کر رہا ہے۔

> "Social media plays a key role in facilitating rich cultural exchanges and joyous intercultural dialogue. Ideas, views and cultural expressions from across the globe flow freely, form-ing a terrain where diversity is valued and given its rightful place. This fosters inclusive and multicultural interactions, generating an environment of depth and diversity in knowledge and experience, and together forming a roadmap to a deeper global understanding."[8]

تکثیری معاشرہ (Pluralistic Society) میں مختلف فکر و ثقافت کے لوگ مل جل کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے معاشرے میں ثقافتی تنوع ہوتا ہے۔ ثقافت کا ہر انداز منفرد اور انوکھا ہوتا ہے۔ کثیر الثقافتی معاشرے (multicultural society) میں لوگ ثقافتی فرق ہونے کے باوجود ایک دوسرے کا احترام و اکرام کرتے ہیں۔ ایسے معاشرے میں مختلف اقدار و نظریات اور روایات و رسومات کے امتزاج سے طرزِ زندگی کے نت نئے انداز سامنے آتے ہیں۔ مختلف ثقافتوں اور تجربات سے تعلق رکھنے والے افراد سماجی مسائل کو تخلیقی انداز میں حل کر سکتے ہیں۔ موجودہ دور ڈیجیٹلائزیشن (Digitalization) کا دور کہلاتا ہے۔ کسی بھی ملک کا ایسا فرد جو سماجی و معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لئے سوشل میڈیا (فیس بک، وٹس ایپ، انسٹا گرام اور ٹویٹر وغیرہ کا استعمال کرتا ہے، ڈیجیٹل شہری (Digital Citizen) کہلاتا ہے۔

سوشل میڈیا کی اقسام

موجودہ دور سوشل میڈیا کا دور کہلاتا ہے۔ جس فرد کے پاس سمارٹ فون ہے وہ سوشل میڈیا بالخصوص فیس بک ضرور استعمال کرتا ہے جبکہ تعلیم یافتہ افراد کی بڑی تعداد دوسرے سوشل نیٹ ورکس ٹوئٹر، واٹس ایپ، انسٹا گرام وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا ایک ایسا نیٹ ورک ہے جس نے معاشرے میں حیران کن حد تک اثر و نفوذ کیا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ صارفین فیس بک (Facebook) سے منسلک ہیں جس کا اندازہ حسب ذیل چارٹ سے لگایا جا سکتا ہے۔

8. Azzaakiyyah, "The Impact of Social Media Use on Social Interaction in Contemporary Society."

صارفین سوشل میڈیا

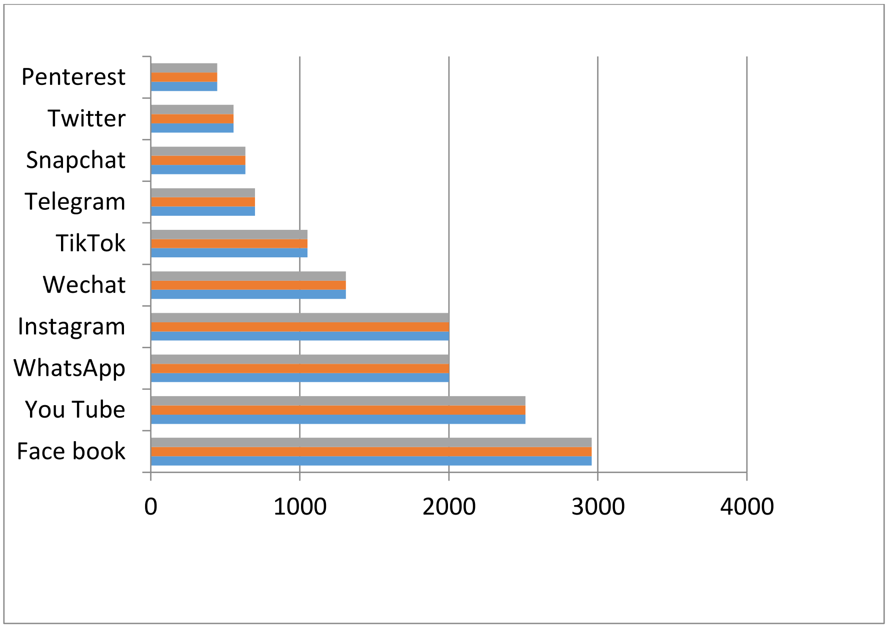

Chart: Social Networks [9]

مذکورہ بالا چارٹ ثابت کرتا ہے کہ سب سے زیادہ صارفین سوشل میڈیا فیس بک استعمال کر رہے ہیں جو تازہ ترین رپورٹ کے مطابق صارفین کی تعداد 2958 ملین ہے۔ تحقیقاتی رپورٹس (Research Reports) بتاتی ہیں کہ عالمی سطح پر سوسائٹی میں سوشل میڈیا خاص طور پر فیس بک کے استعمال کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔[10]

لنکڈین (LinkedIn)

لنکڈین (LinkedIn)، کاروبار پر مبنی سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹ ہے جس کا قیام 2002 میں عمل میں آیا اور اس کا ہیڈ کوارٹر کیلیفورنیا (California) میں ہے۔ دوسرے سوشل نیٹ ورکس (جو اکثر خالصتاً تفریحی ہوتے ہیں) کے برعکس لنکڈین (LinkedIn) صارف کے پیشہ ورانہ روابط پر زور دیتا ہے۔[11] بزنس کمیونٹی کے لئے نسبتاً یہ ایک مضبوط اور محفوظ سوشل نیٹ ورک ہے۔

9 .https://www.statista.com/statistics/272014/global-social-networks-ranked-by-number-of-users/ accessed 27 September 2023

10. Esteban Ortiz-Ospina, "The Rise of Social Media," *Our World In Data*, 2019, https://ourworldindata.org/rise-of-social-media#article-citation.

11. Erik Gregersen., "LinkedIn American Company," *Britannica*, 2021, https://www.britannica.com/topic/LinkedIn.

فیس بک (Facebook)

فیس بک کی بنیاد 2004 میں رکھی گئی۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا سوشل نیٹ ورک ہے، جس کے تین بلین سے زائد صارفین ہیں۔ Mark Zuckerberg فیس بک کے بانی ہیں۔ یہ ایک تفریحی نیٹ ورک سمجھا جاتا ہے۔

ٹویٹر (Twitter)

ٹویٹر (Twitter) کی بنیاد ایون ولیمز Evan Williams، بز اسٹون Buzz Stone، اور نوح گلاس Noah Glass نے 2004 میں رکھی۔ دنیا بھر سے صارفین کی بہت بڑی تعداد ٹویٹر سے منسلک ہے جس میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

یوٹیوب (YouTube)

یوٹیوب کو 14 فروری 2005 رجسٹرڈ کرایا گیا تھا تاکہ عام لوگ اپنی "گھریلو ویڈیوز" شیئر کرنے سے لطف اندوز ہوں۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کیلیفورنیا (California) میں واقع ہے۔

واٹس ایپ (WhatsApp)

برائن ایکٹن Brian Acton اور جان کوم Jan Koum نے 2009 میں واٹس ایپ کی بنیاد رکھی۔[12] پاکستان میں واٹس کے صارفین کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سرکاری خط و کتابت کے سلسلے میں واٹس ایپ (WhatsApp) اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

ٹک ٹاک (TikTok)

ٹک ٹاک (TikTok) ایک ویڈیو شیئرنگ کا سوشل نیٹ ورک ہے جس کی بنیاد 2016ء میں رکھی گئی۔[13] اس پر مختصر ویڈیوز شیئر کی جاتی ہیں۔ ٹک ٹاک ویڈیوز کا دورانیہ 15 سے 60 سیکنڈ تک ہوتا ہے۔ اس سوشل نیٹ ورک کو زیادہ تر ٹین ایجرز استعمال کرتے ہیں۔ نوجوان نسل میں ٹک ٹاک کا استعمال بڑھ رہا ہے۔

ڈارک ویب (Dark Web)

ڈارک ویب (Dark Web) ایک ایسا سوشل نیٹ ورک ہے جو غیر قانونی اور خفیہ معلومات کو اپلوڈ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہر شخص اس ویب سائٹ تک رسائی نہیں کر سکتا۔ سب سے پہلے 2002ء میں امریکہ کی نیول ملٹری خفیہ

12. Ravi Kant, “WhatsApp Usage: Attitutde and Perceptions of College Students,” *CONFLUX Journal of Education* 5, no. 9 (2018): 27–34.
13. L. Roche, E. Nic Dhonncha, and M. Murphy, “TikTokTM and Dermatology: Promises and Pearls,” *Clinical and Experimental Dermatology* 46, no. 4 (June 2021): 737–39, https://doi.org/10.1111/ced.14529.

ایجنسی نے اپنے فوجی و حساس معلومات کو چوری ہونے سے بچانے کے لیے ڈارک ویب کا نیٹ ورک استعمال کیا۔[14]

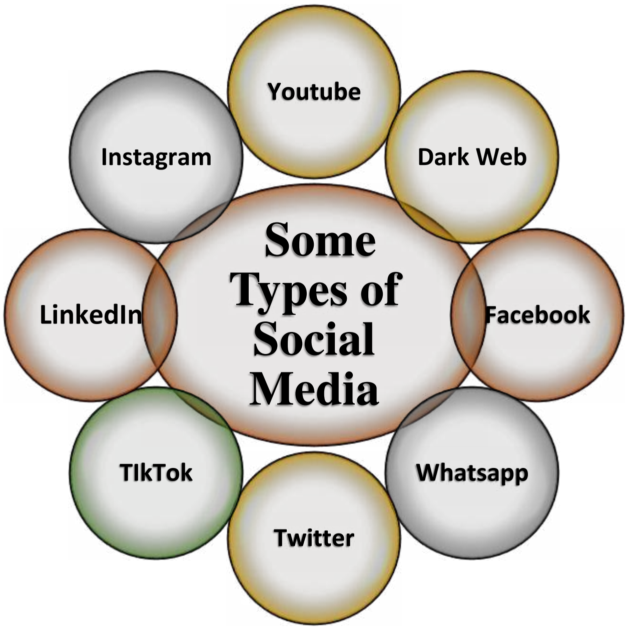

Chart Created by Authors of the research Paper

سوشل میڈیا کے منفی اثرات

معاشروں پر ہر چیز اچھے یا برے اثرات مرتب کرتی ہے۔ جدید میڈیا ٹیکنالوجی نے جہاں آسانیاں اور سہولیاتِ زندگی فراہم کیں ہیں اسی طرح اس کے نقصانات و منفی اثرات بھی ہیں۔ موجودہ دور میں بچے پڑھائی کے بجائے میڈیا ٹیکنالوجی کے دلدادہ ہیں۔ نئی نسل کا قیمتی وقت سوشل میڈیا، ڈیجیٹل گیمز، کارٹون، ڈراموں، فلموں وغیرہ دیکھنے میں برباد ہو رہا ہے۔ اس طرح نئی نسل نہ صرف انسانی و دینی اقدار سے بیگانہ ہوتی رہی ہے بلکہ ان کے پاس صحت مندانہ جسمانی سرگرمیوں سے اجنبی دکھائی دے رہی ہے۔ بد قسمتی سے اسلامی معاشروں میں سوشل میڈیا کا منفی استعمال بہت زیادہ بڑھ چکا ہے۔ پاکستانی معاشرے میں نوجوان نسل کے ذریعے سوشل میڈیا کا زیادہ تر استعمال دیکھ کر شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔ لوگوں کی کردار کشی عام ہو چکی ہے۔ سوشل میڈیا پر سیاسی و مذہبی مخالفین کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا، ایڈٹ شدہ تصاویر اور وڈیوز اپلوڈ کرنا معمول بن گیا ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کی روک تھام کے سلسلے میں سائبر کرائم ایکٹ (Cyber Crime Act) بے اثر اور بے بس دکھائی دیتا ہے۔

جدید دور میں سوشل میڈیا ایسی دو دھاری تلوار کا کردار ادا کر رہا ہے جو مسلم معاشروں کی ثقافتی، تہذیبی، سماجی، معاشرتی، معاشی اور نظریاتی بنیادی کھوکھلی کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے اسلامی معاشروں میں بے حیائی اور اخلاقی انار

14. Volle, A."dark web." Encyclopedia Britannica, May 16, 2023. https://www.britannica.com/topic/dark-web.

سرایت کر رہی ہے۔ نوجوان نسل سوشل میڈیا پر انسانی اقدار کو پامال کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ مسلمانوں کو اپنی اسلامی تہذیب وثقافت سے بیگانہ کیا جارہا ہے۔ مسلم معاشروں میں اسلامی تہذیب اجنبی ہوتی جارہی ہے جبکہ میڈیا کے زور پر مغربی تہذیب قابلِ قبول بنائی جارہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مغربی تہذیب کو پوری دنیا کے معاشروں مسلط کیا جارہا ہے۔ فحاشی وعریانی کی بنیاد پر چلایا جانے والا میڈیا خاندانی تقدس کی دھجیاں بکھرتی جارہی ہیں۔ مغربی تہذیب وثقافت مسلم معاشروں میں تیزی سے سرایت کرتی جارہی ہے۔ میڈیا کی تہذیبی وثقافتی یلغار ہر مسلم گھرانے پر ہے جس کی وجہ سے مسلم خاندان عدمِ استحکام کا شکار ہو رہے ہیں۔ اولڈ ہاؤسز کا کلچر فروغ پارہا ہے۔ دورِ حاضر میں مسلم معاشرے کا بڑا مسئلہ سوشل میڈیا کا منفی اور تخریبی استعمال ہے جو مسلم معاشروں کو بے راہ روی کے راستے پر گامزن کر رہا ہے۔ غیر اسلامی اور مغربی تہذیب وفکر کا مسلم معاشرے میں اثر ونفوذ ملتِ اسلامیہ کے لئے دورِ حاضر کا بڑا چیلنج ہے۔

مغربی تہذیب کی قبولیت اس قدر عام ہو گئی ہے کہ پاکستان میں ایک نجی پرواز کا مسافر جوڑا بلا روک ٹوک غیر اخلاقی حرکات کا ارتکاب کرتا رہا۔ ٹی وی چینلز اور سوشل میڈیا پر لوگوں نے ان کی بے حیائی وبے شرمی کا دفاع کیا۔ ایسے واقعات روزانہ کا معمول ہے اور اسے سیریس معاملہ نہیں لیا جارہا۔ گویا اسلامی وآئینی ومعاشرتی اقدار کے خلاف ایسی حرکات وسکنات معاشرہ ہضم کر رہا ہے۔ مغربی تہذیب کی نقالی اور اس کے دفاع کا مقصد پاکستانی معاشرے کو اُس کی اُس بچی کھچی شرم وحیا سے بھی بیزار کرنا ہے جس کی بدولت اسلامی معاشروں میں خاندانی نظام ابھی تک بچا ہوا ہے لیکن اسے ختم کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا جارہا ہے۔ جب سوشل میڈیا پر گندگی بلا روک ٹوک شئیر ہو گی تو سماج پر بھی اُس کا منفی اثر ہی پڑے گا۔ مغرب کا ایجنڈا ہے کہ سوشل میڈیا کے ذریعے بار بار شئیر کر کے فحش مواد کو عوام الناس کے لئے قابلِ قبول Acceptable بنا دیا جائے تو پھر سماج میں یوں برائی کو عام ہو جائے گی اور یہی پاکستانی معاشرے میں ہو رہا ہے۔[15]

الحاد اور سوشل میڈیا

سوشل میڈیا کے ذریعے مسلم نوجوانوں میں الحاد (خدا کے وجود سے انکار) کی نئی لہر پوری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ الحاد پھیلانے میں پلیٹ فارم مہیا کرنے میں سوشل میڈیا کا کردار بے انتہا خطرناک اور پریشان کن ہے۔ نوجوان سوشل میڈیا کے ذریعے آسانی سے دنیا بھر کے دیگر مرتدین، سابق مسلمانوں اور آزاد سوچ رکھنے والوں کے ساتھ جڑ سکتے ہیں۔ مغربی مصنف Leo Igwe سوشل میڈیا کے ذریعے مسلمانوں کی نوجوان نسل میں الحاد کا فتنہ پھیلانے کا انکشاف کرتا ہے۔

Leo Igwe لکھتا ہے:

"Things are rapidly changing because of social media. Youths who question Islamic teachings can easily interact with other apostates, ex-muslims, and freethinkers across the world. They

15۔ انصار عباسی، "کس سے منصفی چاہیں"، روزنامہ جنگ، 27 مئی 2021.

access platforms where they socialize, interact, and exchange ideas without fear.” 16

مذکورہ اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ فکری بیداری اور روشن خیالی پھیل رہی ہے۔ سوشل میڈیا وہ ایسے پلیٹ فارمز تک رسائی حاصل کرتے ہیں جہاں وہ بغیر کسی خوف کے سماجی، بات چیت اور خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں وہ نوجوان جو اسلامی تعلیمات پر سوال اٹھاتے ہیں یا ان کا انکار کرتے ہیں وہ آسانی سے دنیا بھر کے دیگر مرتدین، سابق مسلمانوں اور آزاد سوچ رکھنے والوں کے ساتھ جڑ سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے ذریعے ایک پلان کے تحت نئی نسل کو الحاد(Atheism) کی طرف مائل کیا جارہا ہے۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں اس وقت ملحدین کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ سوشل میڈیا (فیس بک، انسٹا گرام، ٹویٹر) پر ایسے سینکڑوں اکاؤنٹس پائے جاتے ہیں جن کا مقصد اسلامی شعائر و احکام کی تضحیک، قرآن کریم اور سیرت طیبہ ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر اعتراضات اٹھانا ہے۔ سوشل میڈیا پر الحاد کی فتنہ پھیلانے سوشل اکاؤنٹس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

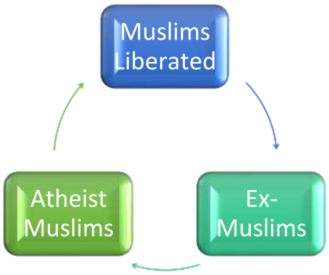

Chart: Created by Authors of Paper

ریسرچ رپورٹس بتاتی ہیں کہ سوشل میڈیا کے ذریعے نائیجیریا کے علاقوں میں الحاد کو عروج حاصل ہو رہا ہے۔ شمالی نائیجیریا کے مسلم رہنما اس رجحان کے بارے میں بے چینی محسوس کرتے ہیں کیونکہ سوشل میڈیا آہستہ آہستہ الحاد کے رجحان میں اضافہ کر رہا ہے۔ نائیجیرین اسلامک سنٹر نے کانفرنس منعقد کی تاکہ سوشل میڈیا پر بڑھتے ہوئے فتنہ الحاد کا حل تلاش کیا جاسکے۔

Leo Igwe لکھتا ہے:

“Islamic centres ought to work to realize interfaith dialogue. They should focus on contesting extremism. The Islamic establishment should strive to make Islam appealing to youths who are living in an era of social media.” 17

متذکرہ بالا انکشافات سے ثابت ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا پر خاموشی سے فتنہ الحاد زور وشور سے جاری ہے۔ ملحدین

16. Leo Igwe, “Islam, Social Media and Rise of Atheism in Northern Nigeria,” *The Maravi Post*, September 14, 2019.
17. Ibid

سوشل میڈیا پر تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں راغب کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ لوگ جان بوجھ کر مسلمانوں کے نام سے سوشل اکاؤنٹس بناتے ہیں۔ مغربی طرز زندگی کے دلدادہ تعلیم یافتہ نوجوان مسلمانوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لئے سائنس سے بالاتر موضوعات (وجود خدا، وحی، واقعہ معراج وغیرہ) کو کریدا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں حضور کریم ﷺ کی باندیاں، تعدد ازدواج، سیدہ عائشہ صدیقہ کی بوقت نکاح عمر وغیرہ کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ اسلام کے ہر ہر حکم کو مغرب اور سائنس کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے۔ یہ خطرناک کھیل خاموشی سے سوشل میڈیا(Social Media) بالخصوص فیس بک پر کھیلا جارہا ہے۔ سوشلائزیشن اور ڈیجیٹلائزیشن کے موجودہ دور میں فتنہ الحاد سے بچاؤ کے لئے بچوں کی عصری و دینی تربیت کا بندوبست انتہائی ضروری ہے۔

سوشل میڈیا کے مثبت اثرات

میڈیا زیادہ تر ناچ گانے والوں کو ہی ہیرو بنا کر پیش کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات ایسے ہیروز سے بھی عوام کو روشناس کروایا جاتا ہے جو مثبت و تعمیری کارنامہ سرانجام دیتے ہیں۔ ایک بڑی تعداد ایسے ہیروز کی ہے جن کا نام آپ میڈیا پر زیادہ نہیں سنا جاتا لیکن سوشل میڈیا پر اُن کا مثبت کام بولتا ہے۔ مسکان خان کا شمار بھی ایک ایسے ہی ہیروز میں کیا جاتا ہے۔ 9فروری 2022ء سے امت کی نوجوان بیٹی مسکان خان پوری ملت اسلامیہ کے لیے فخر و اعزاز کا باعث ہے۔ ماضی قریب میں وائرل ہونے والی ایک وڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ باپردہ مسکان خان کو ہراساں کرنے لئے کالج میں ہندو غنڈے شری رام کا نعرے لگانا شروع کردیتے ہیں لیکن ان غنڈوں کے نعروں کے جواب میں اس امت کی بیٹی نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔[18] سوشل میڈیا پر اس بیٹی کی بہادری کے چرچے نے چند گھنٹوں میں پوری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ مسکان خان کی ویڈیو اور انٹرویو کی ویڈیو یوٹیوب پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ مسکان خان کی مثال سامنے رکھتے ہوئے جدید میڈیا کی ٹیکنالوجی کے ذریعے اسلام کے پیغام کو پوری دنیا میں پھیلایا جاسکتا ہے۔

محمد ماگا لکھتا ہے:

> "There are plenty of social media accounts created to inform, remind, and engaging with followers of various religions. For example,Islamic Thinking has over one million followers on Twitter. The account tweets inspirational quotes, friendly reminders such as "speak kindly of others."[19]

انٹرنیٹ مذہبی معلومات و خدمات مسلم امت کے لئے ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے۔ آج کے دور میں پیغامِ اسلام پوری دنیا

18. https://www.youtube.com/watch?v=xNBhwP5ydh4 accessed 17 March 2023
19. Muhammad Maga Sule and Yahaya Sulaiman, "Enhancing Da'wah and Spread of Knowledge Via Social Media Platforms," *Jurnal Ilmiah Peuradeun* 9, no. 1 (January 30, 2021): 145, https://doi.org/10.26811/peuradeun.v9i1.549.

تک پہنچانے کے لئے سوشل میڈیا ایک مثالی پلیٹ فارم بن چکا ہے۔[20]

مقالہ نگار سلمان لکھتا ہے:

> Social Media presents a huge opportunity for us to reach out to people who may not know about Islam or Muslims. Thousands of Americans have never met a Muslim but they have access to us through social media.[21]

سوشل میڈیا سائٹس خاص طور پر ٹویٹر اور فیس بک سب سے زیادہ فعال سماجی روابط کا ذریعہ ہیں اور بہت سارے مسلمان صارفین ان سے وابستہ ہیں۔ سوشل میڈیا نیٹ ورک (فیس بک، ٹویٹر وغیرہ) مسلم علماء، شیوخ، سیاسی رہنماؤں، علماء اور صحافیوں سے رابطہ قائم کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں، اہم خبروں اور معلومات کو شئیر کرنے سوشل میڈیا فوری، آسان اور سستا ذریعہ ہے۔

سوشل میڈیا کا استعمال اور اسلام

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ابلاغ عامہ کے سنہری اصول وآداب سوشل میڈیا کے استعمال اور اصلاح کے لئے مینارہ نور ہیں۔ زندگی کے ہر ہر موڑ پر قرآن کریم اور سرور عالم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کامل نمونہ ہے۔ دنیا اور آخرت میں فلاح اور کامیابی کا عملی نمونہ سیرت الرسول ﷺ میں پایا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا[22]

ترجمہ: "تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔"

اسلام کا عالمگیر پیغام پہنچانا

رسول کریم ﷺ نے بادشاہوں کے نام خطوط لکھ کر انہیں اسلام کا عالمگیر پیغام پہنچایا۔ آپ ﷺ نے خطوط کے لئے باقاعدہ مہر بنوائی، جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نقش تھا۔ نبی کریم ﷺ نے پیغامِ الٰہی کے ابلاغ کے لئے تجربہ کار صحابہ

20. Mohammed Ibahrine, "Islam and Social Media," in *Encyclopedia of Social Media and Politics* (2455 Teller Road, Thousand Oaks California 91320 United States: SAGE Publications, Inc., 2014), https://doi.org/10.4135/9781452244723.n299.

21. Salmān, J., Impact of Media and Social Media on Islām and Muslims, 2011 Details can be accessed from https://messageinternational.org/impact-of-media-and -social-media-on-islam-and-muslims/

22۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، 21:33

کرام کا انتخاب فرمایا۔[23] دور حاضر میں ہر مسلمان کا بنیادی مقصد پیغامِ اسلام کو سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے۔ جدید میڈیا ٹیکنالوجی سے لیس ہو کر قرآن و سنت کی دعوت پوری دنیا میں پہنچانا انتہائی آسان اور سہل ہو چکا ہے۔ عالمگیر وسعت کے حامل پیغام کے لئے قرآن کریم میں بلاغ کا لفظ استعمال ہوا۔ بلاشبہ سیرت طیبہ ﷺ کے عالم گیر پیغام کی کے لئے جدید میڈیا ٹیکنالوجی کا استعمال وقت کی پکار ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ[24]

ترجمہ: " یہ ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لیے، اور یہ بھیجا گیا ہے اس لیے کہ ان کو اس کے ذریعہ سے خبردار کیا جائے اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں خدا بس ایک ہی ہے اور جو عقل رکھتے ہیں وہ ہوش میں آجائیں۔"

ارشادِ نبویؐ ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً[25]

ترجمہ: " حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ کہ رسول کریم ﷺ نے حکم دیا، میرا پیغام لوگوں تک پہنچاؤ۔"

اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ لہذا اسلام کا پیغام بھی کسی ایک خطہ تک محدود نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے۔ اسلام کا عالمگیر پیغام پہنچانے کے لئے جدید میڈیا مؤثر ذریعہ ثابت ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام دنیا بھر کے لوگوں تک پیغام پہنچانے کے لئے مؤثر کردار ادا کرنا ہر ذی شعور مومن کا اولین شرعی فریضہ ہے۔

حکمت و دانائی کا اصول

سوشل میڈیا پر اسلام کی دعوت دیتے ہوئے بہترین الفاظ کا استعمال کرنا حکمت و دانائی ہے۔ اس طرح دعوت و تبلیغ کا ناظرین و قارئین کے دل و دماغ پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے اور وہ دین اسلام کی طرف مائل ہوں گے۔

فرمان الٰہی ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

23۔ صفی الرحمٰن مبارکپوری، الرحیق المختوم (لاہور: مکتبہ السلفیہ، 2000)، 476.

24۔ القرآن، سورۃ ابراہیم، 52:14

25۔ أبو عبداللہ محمد بن إسماعیل بخاري، صحیح البخاری (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422)، - کتاب الأنبیاء، باب: ماذکر عن بنی إسرائیل، حدیث: 3274، 1275/3.

بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ[26]

ترجمہ: "اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کر کے دعوت دو، اور (اگر بحث کی نوبت آئے تو) ان سے بحث بھی ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو۔ یقیناً تمہارا پروردگار ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹک گئے ہیں، اور ان سے بھی خوب واقف ہے جو راہ راست پر قائم ہیں۔"

دینِ اسلام کی دعوت کا پیغام عمدہ، دلنشین اور متاثر کن الفاظ پر مشتمل ہو گا تو مبلغین کی دعوت کا اثر دلوں پر ہو گا۔ مکارم اخلاق کی اساس و بنیاد گفتگو اور مکالمہ میں خوبصورت الفاظ کے چناؤ پر قائم ہوتی ہے۔

غلط بیانی کی ممانعت

معاصر دنیا میں سوشل میڈیا پر غلط بیانی، من گھڑت، جھوٹ پر مبنی ابلاغ سے معاشرے کا امن و سکون تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے غلط بیانی، جھوٹ، فریب، دھوکہ دہی اور من گھڑت خبریں پھیلانے سے منع کیا ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِدِّيقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ، وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ، حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا"[27]

ترجمہ: "بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق کا لقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔"

ارشادِ نبویؐ ہے:

" عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ"[28]

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین علامات

26۔ القرآن، سورۃ النحل، 125:16

27۔ أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، مسند أحمد (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 2001)، حدیث: 3638.

28۔ بخاری، صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب: علامۃ المنافق، حدیث: 33.

ہیں۔ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔"

ارشاد نبوی ہے:

" عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا"[29]

ترجمہ: "حضرت حکیم بن حزام سے رایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں (کہ بیع فسخ کر دیں یا رکھیں) یا آپ نے (مالم یتفرقا کے بجائے) حتی یتفرقا فرمایا۔ پس اگر دونوں نے سچائی اختیار کی اور ہر بات کھول کھول کر بیان کی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہو گی اور اگر انہوں نے کچھ چھپائے رکھا یا جھوٹ بولا تو ان کے خرید و فروخت کی برکت ختم کر دی جائے گی۔"

فحاشی و عریانی کی ممانعت

موجودہ دور میں فحاشی و عریانیت کا فروغ سوشل میڈیا کا طرہ امتیاز بنتا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر بلا روک ٹوک فحاشی و عریانیت پر مبنی پروگرامز اور ڈرامے نشر کئے جاتے ہیں۔ جس سے معاشرے میں فحاشی و عریانی میں ریکارڈ اضافہ ہو رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر عورت مارچ، مورت مارچ کے اخلاقی و انسانی اقدار کے خلاف نازیبا نعروں کی خوب تشہیر کی جاتی ہے۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (PTA) اور مقتدر ادارے ایسے معاملات پر چپ سادھ لیتے ہیں جیسے یہ کوئی سیریس مسئلہ نہیں ہے۔ قرآن حکیم کے مطابق فحاشی کی ترغیب و تحریک دینے والا دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کا مستحق ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ[30]

ترجمہ: "اور جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بدکاری کا چرچا ہو ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

موجودہ سوشل میڈیا نوجوان نسل میں فحاشی کی مغربی فکر کا زہر گھول رہا ہے۔ افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی

29۔ أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري، صحیح مسلم (بیروت: دار إحياء التراث العربي، 1955)، کتاب البیوع، بَابُ الصِّدْقِ فِي الْبَيْعِ وَالْبَيَانِ، حدیث: 1532، 3/1151.

30۔ القرآن، سورۃ مریم، 24:19

معاشرے میں فحاشی بطور بزنس سرایت کرتی جارہی ہے جیسا کہ پروفیسر ڈاکٹر غلام علی خاں انکشاف کرتے ہیں:

"Due to the cheap media technology , persons are finding it more money-spinning to make up a snap and quick porn movies by using a cheap prostitute and upload it to any of the porno sites for sake of some dollars. ".[31]

مذکورہ بالا اقتباس سے معلوم ہوا کہ سماج میں جدید سوشل نیٹ ورکنگ کا منفی استعمال کیا جارہا ہے۔ بدکاری کے ابلاغ کو بزنس کا درجہ حاصل ہو رہا ہے۔ چند ڈالروں کے عوض فحش مواد انٹرنیٹ اور ڈارک ویب Dark Web پر اپلوڈ کرنے کی جسارت کی جارہی ہے جس سے صورتِ حال کی سنگینی کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ بدکاری کے مہلک و مضر اثرات نہ صرف افراد بلکہ خاندانوں اور قوموں کو اخلاقی طور پر تہس نہس کر دیتے ہیں۔

کردار کشی کی ممانعت

معاصر سوشل میڈیا مخالفین کی کردار کشی[32] (Character Assasination) کے لئے بطور ہتھیار استعمال ہو رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر سیاسی و مذہبی مخالفین کے عیوب و معائب کی خوب تشہیر کی جاتی ہے۔ اسلام دوسروں کے عیوب و معائب کی پردہ پوشی کرنے کا درس دیتا ہے۔ لوگوں کے عیوب کی ٹوہ میں لگے رہنا اور پھر سوشل میڈیا پر ان کی تشہیر کرنا اسلامی تعلیمات کی صریح خلاف ورزی ہے۔ لوگوں کے عیوب و معائب ٹٹولنے کی کوششیں کی جاتی ہیں اور پھر ان عیوب کو بڑھا چڑھا کر سوشل میڈیا پر نشر کیا جاتا ہے تاکہ مخالفین کو بدنام کیا جاسکے۔ دور حاضر میں بعض افراد اپنی تمام توانائیاں دوسروں کے عیوب و معائب تلاش کرنے اور انہیں سوشل نیٹ ورک پر اپلوڈ کرنے میں صرف کر دیتے ہیں۔ اس طرح مخالفین کی کردار کشی (Character Assasinaiton) کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ متعدد تعلیمات نبوی ﷺ میں ایسی معیوب حرکات سے روکا گیا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ المَازِنِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي، مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِهِ، إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي المُؤْمِنَ، فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ، فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ،

31. Ghulam Ali Khan and Tahira Basharat, “Globalization and Pakistan,” *Al-Adwa* 25, no. 33 (2010): 19.
32. Sergei A. Samoilenko and James M. Jasper, “The Implications of Character Assassination and Cancel Culture for Public Relations Theory,” in *Public Relations Theory III* (New York: Routledge, 2023), 452–69, https://doi.org/10.4324/9781003141396-30.

حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ"[33]

سنسنی پھیلانے کی ممانعت

عصر حاضر میں معاشروں میں مار دھاڑ، تشدد اور سنسنی (Sensation) پھیلانے کے لئے سوشل میڈیا کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ رپورٹس (2023) بتاتی ہیں کہ سوشل میڈیا کے ذریعے معاشروں میں جھوٹی اور بے بنیاد خبروں کے ذریعے سنسنی پھیلانا دور حاضر کا ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔[34] اسلام خوف پھیلانے کو منافقین کا شیوہ قرار دیتا ہے۔ اپنے ہی سماج میں سنسنی پھیلا کر امن وامان کو عدم استحکام سے دوچار کرنا خلافِ اسلام ہے۔ اسلام کی نگاہ میں عوام الناس کا امن وامان غارت کرنے والی خبروں کی اشاعت ممنوع و حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا[35]

ترجمہ: "یہ لوگ جہاں کوئی اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں اسے لے کر پھیلا دیتے ہیں۔"

امام رازیؒ رقمطراز ہیں:

"اعْلَمْ أَنَّهُ تَعَالَى حَكَى عَنِ الْمُنَافِقِينَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ نَوْعًا آخَرَ مِنَ الْأَعْمَالِ الْفَاسِدَةِ۔"[36]

منافقین کے کے پاس خوف کی خبر آئے تو اسے معاشرے میں سنسنی پیدا کرنے کے لئے پھیلا دیتے ہیں۔ معاشرے میں خوف پھیلانا منافقین کا شیوہ ہے۔ اس کے برعکس اسلام ایسی خبر رسانی کا فروغ چاہتا ہے جس سے ہیجان انگیزی کے بجائے امن و آشتی کا دور دورہ ہو۔ سنسنی خبروں کو بڑھا چڑھا کر نشر کرنا تخریبی عناصر کا خاصہ ہے۔

کردار کشی، الزام تراشی، فرقہ واریت، غلط بیانی، جھوٹ، فضولیات، وقت کے ضیاع، فحاشی و عریانیت کی تشہیر سوشل میڈیا پر معمول بن چکا ہے۔ افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ ہمارے معاشروں میں سوشل میڈیا کا منفی استعمال فروغ پا رہا ہے۔ مسلم یوتھ پر سوشل میڈیا کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال کرنے کی وجہ سے نوجوان نسل کی ذہنی صحت بری طرح متاثر ہو رہی ہے کیونکہ سمارٹ فون پر رات گئے تک چمٹے رہنے سے نیند پوری نہیں ہو پاتی۔ یہی وجہ ہے کہ نوجوانوں میں فرسٹریشن اور ڈپریشن کی علامات ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ نوجوان واٹس ایپ، انسٹا گرام یا فیس بک پر اپنی

33۔ بخاری، صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ، حدیث: 2309.

34. Corina Pelau et al., “The Breaking News Effect and Its Impact on the Credibility and Trust in Information Posted on Social Media,” *Electronics* 12, no. 2 (January 13, 2023): 423, https://doi.org/10.3390/electronics12020423.

35۔ القرآن، سورۃ النساء، 4:83

36۔ فخر الدین أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن التیمی الرازی، مفاتیح الغیب (بیروت: دار إحیاء التراث العربي، 1420)، 153/10.

فضول سی پوسٹ شئیر کرنے کے بعد تادیر دیکھتے رہتے ہیں کہ انہیں کتنے لوگوں نے دیکھا ہے، لائیکس کیا ہے یا اُس پر کمنٹس دیے ہیں۔اس طرح نوجوان نسل کا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے مسلم معاشرہ کو بچانے کے لئے ہر مسلمان کو اپنے حصے کا کام کرنا ہو گا اور نئی نسل کی تربیت سیرت نبویؐ کے مطابق کرنا ہو گی۔ قرآن اور سیرت نبویؐ کی روشنی میں مسلم نوجوان نسل کی تربیت دی جائے تو نہ صرف سوشل میڈیا کے منفی اثرات پر قابو پایا جا سکتا ہے کہ بلکہ سوشل میڈیا کو اسلام کے عالمگیر پیغام کی اشاعت و ترویج کا پلیٹ فارم بنایا جاسکتا ہے۔

نتیجہ بحث

سوشل میڈیا نے جہاں آسانیاں اور سہولیاتِ زندگی فراہم کیں ہیں وہیں سوسائٹی پر اس کے نقصانات و منفی اثرات بھی پائے جاتے ہیں۔ موجودہ دور میں سوشل میڈیا کا اثر و رسوخ کافی حد تک بڑھ چکا ہے۔ سوشل میڈیا (فیس بک، ٹویٹر، انسٹا گرام وغیرہ) مسلم نوجوان نسل کی ثقافتی، تہذیبی، سماجی، معاشرتی، معاشی اور نظریاتی بنیادیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر نوجوانوں میں الحاد (خدا کے وجود سے انکار) کا فتنہ پھیل رہا ہے۔ عصر حاضر میں نوجوان نسل کو گمراہ کرنے اور اسلام سے بیزار کرنے کے لئے سوشل میڈیا کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ کردار کشی، الزام تراشی، فرقہ واریت، غلط بیانی، جھوٹ، فضولیات، وقت کے ضیاع، فحاشی و عریانیت کی تشہیر سوشل میڈیا پر نوجوانوں کا معمول بن چکا ہے۔ اسلام ایسی معیوب حرکات سے سختی سے منع کرتا ہے اور سوشل میڈیا کے استعمال کے لئے مکمل ضابطہ اخلاق مہیا کرتا ہے۔ سوشل میڈیا کے منفی اثرات سب سے زیادہ مسلم یوتھ پر مرتب ہو رہے ہیں۔ مسلم امہ کو سوشل میڈیا کی دلدادہ نوجوان نسل کو نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے سیرت و کردار سے روشناس کرانے کی ضرورت ہے۔ دنیا بھر میں مسلم نوجوان نسل کو سیرت الرسول ﷺ کے تناظر میں بہتر بنانے کیلئے عملی اقدامات اٹھانا مسلم امہ کے ہر فرد کی اولین ذمہ داری ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوان نسل میں بڑھتے ہوئے مغربی تہذیب کے اثر و رسوخ سے معاشرہ کو تباہی سے بچانے کے لئے ہر مسلم کو اپنے حصے کا کام کرنا ہو گا۔ نئی نسل میں سوشل میڈیا کے بڑھتے رجحانات کے پیش نظر نبی آخر الزماں ﷺ کی سیرت کی روشنی میں نئی نسل کی تربیت کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ سوشل میڈیا کو اسلام کے عالمگیر پیغام کی اشاعت و ترویج کا پلیٹ فارم بنانے کی ضرورت ہے۔

سفارشات و تجاویز

1۔ سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے بچاؤ کے لئے نئی نسل کے لئے دینی و عصری تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا جائے۔

2۔ بچوں کو سوشل میڈیا (فیس بک، ٹویٹر، انسٹا گرام وغیرہ) پر بلا مقصد وقت گزارنے سے بچانے کے لئے صحت مند سر گرمیوں (کھیلوں) وغیرہ کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

3۔ آزادی اظہار رائے اور انسانی حقوق کی آڑ میں الحاد، کردار کشی، الزام تراشی، فرقہ واریت، ریاست مخالف مواد اور فحاشی و

عریانی کی تشہیر اجازت نہیں دی جا سکتی۔ سوشل میڈیا کے ضابطہ اخلاق پر قانون سازی کی جائے۔

4. سوشل میڈیا پر کسی شخص کی کردار کشی (Character Assasination) سے گریز کیا جائے۔ سائبر کرائم ایکٹ (Cyber Crime Act) پر عمل درآمد کرنے کی ضرورت ہے جو آج کے حالات میں بے بس دکھائی دیتا ہے۔ سوشل میڈیا کے اسلامی ضابطہ اخلاق پر قانون سازی کی جائے اور ہنگامی بنیادوں اس پر اطلاق کو یقینی بنانا چاہیئے۔

5. سوشل میڈیا کی کسی پوسٹ کے بارے میں ناراضگی یا ناگواری محسوس کریں تو اس پر فوری رد عمل دینے کے بجائے پوسٹ کو دوبارہ بغور پڑھیں۔ مدلل جواب دینے کے لئے اچھے الفاظ کا چناؤ کیا جائے۔ اختلافِ رائے کی صورت میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا جائے۔

6. سوشل میڈیا کو قران وسنت کا پیغام پھیلانے کا پلیٹ فارم بنایا جائے۔

مصادر و مراجع

القرآن مجید

Azzaakiyyah, Hizbul Khootimah. “The Impact of Social Media Use on Social Interaction in Contemporary Society.” *Technology and Society Perspectives (TACIT)* 1, no. 1 (August 31, 2023): 1–9. https://doi.org/10.61100/tacit.v1i1.33.

Baum, Bruce. “Freedom, Power and Public Option: J.S. Mill on the Public Sphere.” *History of Political Thought* 22, no. 3 (2001): 501–24. http://www.jstor.org/stable/26219800.

“Freedom of Expression and Opinion,” n.d. https://www.ohchr.org/en/topic/freedom-expression-and-opinion.

Gregersen., Erik. “LinkedIn American Company.” *Britannica*, 2021. https://www.britannica.com/topic/LinkedIn.

Gregersen, Erik. “Social Media.” *Britannica*, 2023. https://www.britannica.com/topic/social-media.

Ibahrine, Mohammed. “Islam and Social Media.” In *Encyclopedia of Social Media and Politics*. 2455 Teller Road, Thousand Oaks California 91320 United States: SAGE Publications, Inc., 2014. https://doi.org/10.4135/9781452244723.n299.

Igwe, Leo. “Islam, Social Media and Rise of Atheism in Northern Nigeria.” *The Maravi Post*, September 14, 2019.

Kant, Ravi. “WhatsApp Usage: Attitutde and Perceptions of College Students.”

CONFLUX Journal of Education 5, no. 9 (2018): 27–34.

Khan, Ghulam Ali, and Tahira Basharat. "Globalization and Pakistan." *Al-Adwa* 25, no. 33 (2010): 16–31.

McLuhan, Marshall, and Bruce R. Powers. *The Global Village Transformations in World Life and Media in the 21st Century*. New York: Oxford University Press, 1989.

Ortiz-Ospina, Esteban. "The Rise of Social Media." *Our World In Data*, 2019.

Pelau, Corina, Mihai-Ionut Pop, Mihaela Stanescu, and Grigorie Sanda. "The Breaking News Effect and Its Impact on the Credibility and Trust in Information Posted on Social Media." *Electronics* 12, no. 2 (January 13, 2023): 423. https://doi.org/10.3390/electronics12020423.

Roche, L., E. Nic Dhonncha, and M. Murphy. "TikTok™ and Dermatology: Promises and Pearls." *Clinical and Experimental Dermatology* 46, no. 4 (June 2021): 737–39. https://doi.org/10.1111/ced.14529.

Saeed, Dr Riaz Ahmad, and Abdul Mannan. "Principles of Mass Media: An Analysis of PEMRA`s Principles about Social and Religious Values in the Light of Islamic Teachings." *The Islamic Culture, Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi.* 43 (2020). https://doi.org/https://doi.org/10.46568/tis.v43i43.671.

Samoilenko, Sergei A., and James M. Jasper. "The Implications of Character Assassination and Cancel Culture for Public Relations Theory." In *Public Relations Theory III*, 452–69. New York: Routledge, 2023. https://doi.org/10.4324/9781003141396-30.

Sule, Muhammad Maga, and Yahaya Sulaiman. "Enhancing Da'wah and Spread of Knowledge Via Social Media Platforms." *Jurnal Ilmiah Peuradeun* 9, no. 1 (January 30, 2021): 145. https://doi.org/10.26811/peuradeun.v9i1.549.

الرازي، فخر الدين أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن التيمي. مفاتيح الغيب. بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1420.

الشيباني، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل. مسند أحمد. بيروت: مؤسسة الرسالة، 2001.

النيسابوري، أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري. صحيح مسلم. بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1955.

بخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل. صحيح البخاری. بيروت: دار طوق النجاة، 1422.

عباسی، انصار. "کس سے منصفی چاہیں". روزنامہ جنگ، مئی 27، 2021.

علوی، ڈاکٹر خالد. اسلام کا معاشرتی نظام. لاہور: الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب، 2005.

مبارکپوری، صفی الرحمٰن. الرحیق المختوم. لاہور: مکتبہ السلفیہ، 2000.